آرا و افکار

مولانا حماد انذر قاسمی ☆

درس نظامی کا نصاب اور کتب حدیث

امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کے ارشادات مبارکہ قرآن مجید کے بعد شریعت اسلامیہ کا دوسرا بڑا ماخذ ہیں۔ قرآن مجید کے ساتھ احادیث مبارکہ کی تعلیم ہر زمانے میں خصوصی توجہ کا مرکز رہی ہے۔ صحابہ کرام بھی قرآن مجید کے بعد احادیث مبارکہ کو جمع کرنے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ خصوصاً حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس، حضرت عائشہ اور عبادلہ ثلاثہ رضی اللہ عنہم اس فہرست میں نمایاں ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ کی جمع کردہ احادیث سب سے زیادہ ہیں۔ اس مصروفیت ہی کی وجہ سے آپ کاروبار دنیا سے بے نیاز رہے۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضرت اکرم ﷺ کے موتیوں جیسے الفاظ کے ذخیرے کو سمیٹنے میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ بعد ازاں خلافت امویہ وعباسیہ میں احادیث کی جمع وتدوین کا کافی کام ہوا اور اسی دور میں صحاح ستہ اور دیگر مجموعہ ہائے احادیث مدون ہوئے۔

درس نظامی میں بھی تعلیم حدیث کو خاص مقام حاصل ہے اور وقت کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے امہات کتب حدیث کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں خاندان شاہ ولی اللہؒ کے دور تک مشکوٰۃ شریف کو حدیث کی سب سے بڑی کتاب کے طور پر پڑھایا جاتا تھا۔ بعد ازاں صحاح ستہ کو بھی شامل نصاب کیا گیا۔ مگر سوچنے کا مقام ہے کہ ہمارے ہاں حدیث کی تعلیم کا جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے، کیا وہ حدیث نبوی کی تعلیم کے لیے مناسب ہے یا اس میں اصلاح کی ضرورت ہے؟

حدیث کی پہلی مختصر کتاب ''زاد الطالبین'' درجہ ثانیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس کتاب کو پڑھانے کا بنیادی مقصد صرف ونحو کے قواعد کی مشق ہے۔ اگر اس کے ساتھ ساتھ طلبہ کو احادیث زبانی یاد کرائی جائیں تو زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے کیونکہ اس میں ہر موقع ومحل کی مختصر احادیث موجود ہیں جو تقریر وتحریر میں سودمند ہو سکتی ہیں۔

دوسری کتاب ''ریاض الصالحین'' جو کہ امام نوویؒ کی تصنیف ہے، اس میں زیادہ تر فضائل وآداب ومعاملات کی احادیث کا ذخیرہ ہے، مگر اس کتاب کے ساتھ یہ زیادتی کی گئی ہے کہ اس کے صرف مخصوص ابواب شامل نصاب ہیں۔

☆ استاذ جامعہ فاروقیہ، سیالکوٹ

مثلاً درجہ ثالثہ میں فقط ''کتاب الآداب'' اور درجہ رابعہ میں ''کتاب الجہاد'' سے ''کتاب الدعوات'' تک کا حصہ شامل نصاب ہے۔ میری ناقص رائے کے مطابق اگر ریاض الصالحین کومختلف درجات میں مکمل طور پر شامل کرلیا جائے تو طلبہ دورۂ حدیث سے قبل ایک مرتبہ کم ازکم فضائل وآداب کی احادیث کے ترجمہ اور مختصر تشریح سے واقف ہوسکیں گے۔

درجہ خامسہ میں پڑھائی جانے والی ایک اور حدیث کی کتاب ''آثار السنن'' للنیموی فقہی مسائل پر مشتمل لاجواب تصنیف ہے۔ اگراس کوطلبہ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں تو بعد کے درجات میں عبادات سے متعلق اختلافی مباحث کے سمجھنے میں کافی سہولت ہوسکتی ہے۔ مگرنصاب میں اس کتاب کوترجمہ قرآن کے ضمنی مضمون کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک ہی پیریڈ میں دس پاروں کا ترجمہ بھی پڑھایا جائے اور بعدازاں ''آثار السنن'' بھی کماحقہ پڑھائی جاسکے؟ لہٰذا ضروری ہے کہ ''ریاض الصالحین'' اور ''آثار السنن'' کوحدیث کے مستقل اسباق کے طور پر شمار کیا جائے نہ کہ ترجمہ قرآن کے ضمنی حصے کے طور پر۔

اس کے بعد درجہ سادسہ میں حدیث کی دوکتب ''موطاامام محمد'' اور ''مسندامام اعظم'' نصاب میں حالیہ ترمیم کے بعد شامل کی گئی ہیں۔ یہ ایک اچھی ترمیم ہے مگران کتب کواصول حدیث اورعلم الفرائض (خیرالاصول، سراجی) کے ساتھ شامل کر کے تین مستقل اور جداگانہ علوم (حدیث، اصول حدیث اورعلم الفرائض) کوایک ہی پرچہ میں جمع کردینا زیادتی ہے۔ اس کے بجائے ''سراجی'' (علم الفرائض) اورحدیث کے الگ الگ پرچے ہونے چاہییں تاکہ ہرکتاب کو استفادہ کی نیت سے پڑھا جائے نہ کہ صرف رسمی کارروائی مکمل کرنے کے لیے۔

اورآخرمیں دورۂ حدیث صحاح ستہ، شمائل، موطاامام مالک اورطحاوی شریف شامل نصاب ہیں۔ یہ کل ۹ کتابیں ہیں جن کو ۶ پرچوں میں سمیٹ دینا مناسب نہیں۔ ان کواسی آخری سال میں پڑھایا جائے مگر بالاستیعاب ایسے طریقے سے کہ عبادات سے متعلق فقہی مباحث بھی زیربحث آئیں، معاملات اورآداب معاشرت بھی اور سیر صحابہ بھی۔ صرف عبادات سے متعلق فقہی مباحث کوبہت طول دے کر معاملات اورآداب معاشرت سے متعلق ذخیرہ کو نظرانداز کرنا طلبہ میں تزکیہ وتربیت کے فقدان کا باعث بنتا ہے۔ ان مباحث کے علاوہ فضائل صحابہ اورآداب معاشرت ومعاملات پر بھی اچھی طرح بحث کی جائے تاکہ طلبہ عملی زندگی کے حوالے سے اس ذخیرہ سے خاطرخواہ استفادہ کرسکیں۔ بلاشبہ کتب حدیث نصاب کا ایک اہم جزو ہیں مگران کے مباحث سے تیز رفتاری کے ساتھ گزرجانے کے بجائے مباحث کے مکمل استیعاب کا اہتمام ہونا چاہیے۔